واعتصموا بحبل اللہ جمیعا

مصطفیٰ جانِ رحمت...
انسانِ کامل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

واعظ الجمعہ

مصطفیٰ جانِ رحمت....انسانِ کامل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

مصطفیٰ جانِ رحمت.... انسانِ کامل

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

عالَمِ انسانیت کے لیے رَہبر ورَہنما

برادرانِ اسلام! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ بحیثیت انسان، سب سے کامل ترین ہستی ہیں، سرورِ کونین ﷺ کی سیرتِ طیّبہ عالَمِ انسانیت، بالخصوص اُمتِ مسلمہ کے لیے کامل نمونہ ہے، حضورِ اکرم ﷺ کی عادات وصفات، حُسن وجمال، صداقت واَمانت، طریقۂ تعلیم وتعلّم، منہجِ دعوت وتبلیغ، اندازِ گفتگو، حُسنِ سُلوک، اور اَخلاقِ کریمہ سمیت تمام اَوصاف وکمالات میں کاملیت وجامعیت ہے۔

رحمتِ دوعالَم ﷺ رَہبرِ انسانیت ہیں، رسولِ کریم ﷺ اس دنیا میں اللہ ربّ العالمین کے آخری نبی بن کر تشریف لائے، لہذا نبئ رحمت ﷺ کی سیرتِ مبارکہ تاقیامت آنے والے انسانوں کے لیے کامل عملی نمونہ ہے، ارشادِ باری

تعالی ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[1] "یقیناً تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے!" لہذا ہمیں بھی سرورِ عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر بھرپور طریقے سے عمل کرنا ہے، کہ اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی اور کامرانی ہے!۔

وجہِ کاملیت وجامعیت

اس دنیا میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تشریف آوری کا مقصد ہی عالَمِ انسانیت کی ہدایت، رَہنمائی اور اصلاح ہے، لہذا ان کے تمام فرامینِ مبارکہ اور سیرتِ طیّبہ میں کاملیت وجامعیت کی جھلک ہونا ایک فطری امر ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾[2] "وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا، کہ اُن پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں، اور انہیں پاک کرتے ہیں، اور انہیں کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں، اور وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے"۔

یہی وجہ ہے کہ خالقِ کائنات عزوجل نے قرآنِ کریم میں واضح طَور پر ہمیں حکم ارشاد فرمایا، کہ ہر مُعاملے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اَحکام کی تعمیل وپیروی کی جائے، انہیں بلا چُون وچرا دل وجان سے قبول کیا جائے، اور اپنی رائے یا عقل کے گھوڑے نہ دَوڑائے جائیں، اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ﴾[3] "جو کچھ تمہیں

---

(1) پ ۲۱، الأحزاب: ۲۱.

(2) پ ۲۸، الجمعة: ۲.

(3) پ۲۸، الحشر: ۷.

رسول عطا فرمائیں وہ لے لو، اور جس سے منع فرمائیں (اس سے) باز رہو، اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ کا عذاب شدید ہے!" ع

خدا نے ذات کا اپنی تمہیں مظہر بنایا ہے
جو حق کو دیکھنا چاہیں تو اُس کے آئینہ تم ہو[1]

معلّمِ کائنات

عزیزانِ محترم! سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بحیثیت انسان، کاملیت کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ اللہ عزوجل نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساری دنیا کی اِصلاح اور تعلیم وتربیت کے لیے مُعلّمِ کائنات بناکر بھیجا، اس بارے میں حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: «إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً»[2] "میں مُعلّم (اُستاد) بناکر بھیجا گیا ہوں"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا مُعاویہ بن حکم سُلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي! مَا رَأَيْتُ مُعَلِّماً قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيماً مِنْهُ»[3] "میرے ماں باپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قربان ہوں! میں نے ان سے پہلے اور ان کے بعد، ان سے بہتر کوئی سکھانے والا مُعلّم نہیں دیکھا"۔

(۱) "سامانِ بخشش" کوئی کیا جانے جو تم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو، ص۱۶۵۔
(۲) "سُنن ابن ماجه" المقدّمة، ر: ۲۲۹، صـ۴۸.
(۳) "صحیح مسلم" کتاب المساجد ومواضع الصلاة، ر: ۱۱۹۹، صـ۲۱۸.

سب سے بہتر اَخلاقِ کریمہ

حضراتِ ذی وقار! محسنِ اِنس و جاں ﷺ ہر لحاظ سے ایک عظیم ترین اور کامل انسان ہیں، اگر سرورِ دوعالم ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ کا ہی ذکر کیا جائے، تو اس بارے میں خود قرآنِ کریم نے گواہی دی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾[1] "یقیناً آپ اَخلاق کے عظیم مقام پر ہیں!"۔

رحمتِ عالمیان ﷺ کے اَخلاقِ حسنہ کے بارے میں جب کسی نے حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا، تو جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا: «کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ»[2] "خود قرآنِ کریم ہی حضور ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ ہیں" ؏

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تِری خَلق کو حق نے جَمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا، ترے خالقِ حُسن وادا کی قسم[3]

عدل ومُساوات میں کامل

حضراتِ گرامی قدر! نبئ کریم ﷺ بحیثیت انسانِ کامل اعلیٰ اَخلاقی کردار اور حُسنِ سُلوک کا عملی نمونہ ہیں، رسولِ اکرم ﷺ نے متعدّد ازواج ہونے کے باوُجود، سب کے ما بین عدل ومُساوات کو قائم رکھا، سب کی باریاں مقرّر فرماکر برابر وقت دیا اور سب کی دِلجوئی فرمائی۔ ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ انصاف سے باریاں تقسیم کرتے، اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: «اللَّهُمَّ

---

(١) پ٢٩، القلم: ٤.

(٢) "مُسند الإمام أحمد" مسند السيِّدة عائشة، ر: ٢٤٦٥٥، ٩/ ٣٨٠.

(٣) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم، ص٨٠۔

هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ!»[1] "اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے جس کا مجھے اختیار ہے، اور مجھے اُس پر ملامت نہ کرنا جو تیرے اختیار میں ہے، اور میں اس (دل کے میلان) پر اختیار نہیں رکھتا!"۔

میرے محترم بھائیو! آج ہم لوگ اپنی ایک بیوی کے ساتھ بھی انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کر پاتے، کہیں نہ کہیں کوتاہی ضرور کر بیٹھتے ہیں، جبکہ رسولِ اکرم ﷺ نے تعدّدِ اَزواج کے باوُجود عدل ومُساوات کا بہترین عملی نمونہ پیش فرمایا، اور یہ امر مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی کاملیت کا بیّن ثبوت ہے!۔

ایمان اور شخصیت کے اعتبار سے کامل ترین

مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے حُسنِ اَخلاق کو کمالِ ایمان سے شمار فرمایا، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَاناً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً، وَخِيارُكُمْ خِيارُكُمْ لِنِسائِهِم»[2] "تمام مسلمانوں میں ایمان کے اعتبار سے کامل وہ ہے، جو اَخلاق میں سب سے اچھا ہے، اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا ہے!"۔

ایک اَور مقام پر تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لأَهْلِي»[3] "تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تم سب سے بہتر ہوں"۔

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب النكاح، ر: ٢١٣٤، صـ٣٠٨.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب الرضاع، ر: ١١٦٢، صـ٢٨٢.

(٣) المرجع نفسه، أبوابُ المناقب، ر: ٣٨٩٥، صـ٨٧٨.

لہذا پتا چلا کہ باعتبارِ ایمان اور باعتبارِ شخصیت، حضور نبئ کریم ﷺ سے کامل اور بہترین انسان کوئی نہیں!۔

شفقت ومہربانی کے لحاظ سے کاملیت

عزیزانِ مَن! رحمتِ عالمیان ﷺ کی ذاتِ مبارکہ اس اعتبار سے بھی کامل واکمل ہے، کہ سرورِ کونین ﷺ سے زیادہ بچوں پر کوئی شفیق ومہربان نہیں، حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ حضور رحمتِ عالم ﷺ کی بچوں سے محبت ومہربانی کے بارے میں فرماتے ہیں: «مَا رَأَيْتُ أَحداً كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ، مِنْ رَسُولِ الله ﷺ»[1] "میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر، بچوں پر مہربانی فرمانے والا کسی کو نہیں دیکھا!"۔

حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ تاجدارِ رسالت ﷺ کے انتہائی قریبی صحابی اور وفادار خادم تھے، انہوں نے حضور خاتم النبیین ﷺ کو بہت قریب سے دیکھا، اور مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا بڑی گہرائی سے مشاہدہ کیا، آپ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: «خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشَرَ سِنِيْنَ بِالْمَدِيْنَةِ وَأَنَا غُلَامٌ، لَيسَ كُلُّ أَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ، مَا قَالَ لِي فِيهَا: "أُفٍّ" قَطُّ، وَمَا قَالَ لِيْ: "لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟" أَمْ "أَلَّا فَعَلْتَ هٰذَا!"»[2] "میں نے مدینہ منوّرہ میں نبئ کریم ﷺ کی دَس ۱۰ سال خدمت کی جبکہ میری کم عمری کے سبب، ہر کام نبئ رحمت ﷺ کی مرضی کے مطابق نہیں ہو پاتا تھا، لیکن

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الفضائل، ر: ٦٠٢٦، صـ١٠٢٣.

(٢) "سُنَنُ أبي داود" باب في الحلم وأخلاق النبي ﷺ، ر: ٤٧٧٤، صـ٦٧٦.

میرے کسی کام پر نبیِّ رحمت ﷺ نے کبھی مجھے "اُف" تک نہیں کہا، اور نہ یہ فرمایا کہ "تم نے یہ کیوں کیا؟" یا "ایسے کیوں نہ کیا؟"۔

میرے محترم بھائیو! کسی بھی انسان کی عادات وخصائل کو اس کے اہل وعیال، اور ملازمین سے بہتر کوئی نہیں جانتا، رسولِ اکرم ﷺ کی بچوں پر شفقت ومہربانی کے بارے میں حضرت سیّدنا انَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا گواہی دینا، اور اپنا دس ۱۰ سالہ مُشاہدہ بیان فرمانا، رحمتِ عالمیان ﷺ کے انسانِ کامل ہونے پر ایک واضح اور بڑی دلیل ہے!۔

عادات وخصائل کے اعتبار سے کامل وبہترین

جانِ برادر! تاجدارِ رسالت ﷺ اپنی مبارک عادات وخصائل کے اعتبار سے بھی، تمام مخلوقات میں سب سے بہتر اور کامل ہیں، سرورِ دو عَالم ﷺ کی عادات وخصائل کا ذکر کرتے ہوئے حضرت سیّدنا انَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «لَمْ يَكُنْ رَسُولُ الله ﷺ فَاحِشاً، وَلَا لَعَّاناً، وَلَا سَبَّاباً»[1] "رسول اللہ ﷺ نہ فحش گوئی کرتے، اور نہ لعنت کرتے، اور نہ ہی گالی دیتے"۔

صداقت واَمانت کے اعتبار سے جامع

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! سرکارِ دوجہاں ﷺ کی ذاتِ والا صفات بحیثیت انسان اس قدر جامع تھی، کہ کفّار ومشرکین بھی مصطفی جانِ رحمت ﷺ کو صادِق اور امین کہہ کر پکارا کرتے۔ "صحیح بخاری" میں حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ "جب آیتِ مبارکہ: ﴿وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ﴾[2]

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦٠٤٦، صـ١٠٥٦.

(۲) پ۱۹، الشعراء: ۲۱٤.

"(اے حبیب) اپنے قریب تر رشتہ داروں کو خوفِ خدا دلائیے!" نازل ہوئی، تو نبئ کریم ﷺ نے صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر اپنے خاندان والوں کو آواز دی، جب وہ جمع ہو گئے تو رسولِ اکرم ﷺ نے انہیں مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: «أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلاً بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟» "اگر میں کہوں کہ اِس وادی کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے، تو کیا تم لوگ میری بات مان لو گے؟" سب نے بیک زبان کہا کہ کیوں نہیں مانیں گے! جبکہ ہم میں سے کسی نے بھی کبھی آپ کو جھوٹ بولتے نہیں پایا[1]۔

نبئ کریم ﷺ کا کلامِ مبارک اور قرآنِ کریم کی گواہی

عزیزانِ محترم! بحیثیت انسان حضور نبئ کریم ﷺ کا کلامِ مبارک بھی جامع و کامل ہے؛ کیونکہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ اپنی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے، بلکہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحئ الٰہی ہوتی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾[2] "وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے!"۔

سرورِ کونین ﷺ بحیثیت انسانِ کامل واکمل

حضراتِ گرامی قدر! سرورِ کونین ﷺ کی ذاتِ مبارکہ بحیثیت انسان اس قدر کامل واکمل ہے، کہ اللہ ربّ العالمین نے سرکارِ دو عالم ﷺ کے نورانی چہرۂ اقدس، اور مبارک زُلفوں کی قسم ارشاد فرمائی، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالضُّحٰى ۝

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب التفسير، ر: ٤٧٧٠، صـ٨٣٦.

(٢) پ٢٧، النجم: ٣، ٤.

﴿وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى﴾[1] "چاشت کی قسم اور رات کی! جب پردہ ڈالے"۔ مفسرینِ کرام اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ ﴿وَالضُّحٰى﴾ سے مراد نورِ جمالِ مصطفی ﷺ ہے، اور ﴿وَالَّيْلِ﴾ حضورِ اکرم ﷺ کے گیسوئے عنبرین (بال مبارک) کے لیے بطورِ کنایہ استعمال ہوا ہے[2] ؏

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ، ترے چہرۂ نور فزا کی قسم

قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم[3]

بے نظیر و بے مثال حُسنِ کامل

برادرانِ اسلام! حُسن وجمال کے اعتبار سے بھی سرکارِ دوعالَم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ بے نظیر، بے مثال اور کامل ہے، اللہ ربّ العزّت نے مصطفی جانِ رحمت ﷺ کا کوئی ثانی پیدا ہی نہیں فرمایا، حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ «لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ»[4] "میں نے ان جیسا حسین وجمیل نہ کوئی ان سے پہلے دیکھا اور نہ ہی ان کے بعد دیکھا"۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "حضورِ اکرم ﷺ پر ایمان لانے کی تکمیل میں سے ہے، کہ اس بات پر بھی ایمان لایا جائے، کہ اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم ﷺ کے بدن شریف کی بناوَٹ اس طَور پر کی ہے، کہ حضور سے پہلے اور بعد، کسی

---

(۱) پ۳۰، الضحى: ۱، ۲.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۳۰، ضحیٰ، زیرِ آیت: ۲، صـ۱۰۷۲۔

(۳) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم، صـ۸۰۔

(٤) "سنن الترمذي" باب [وصف علي للنبي ﷺ ...] ر: ۳٦۳۷، صـ۸۲۹.

کی تخلیق اس انداز سے نہیں کی گئی "[1] ؏

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے، کہ گمانِ نقص جہاں نہیں

یہی پھول خار سے دُور ہے، یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں[2]

سرورِ کائنات ﷺ کا کامل اندازِ گفتگو

میرے محترم بھائیو! سرورِ کائنات ﷺ کا اندازِ گفتگو بھی بحیثیت انسان، سب سے زیادہ دلنشین، منفرد اور کامل تھا، مصطفی جانِ رحمت ﷺ اہم بات کو تین ۳بار دُہراتے اور ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے؛ تاکہ اگر کسی سے سُننے میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو وہ اُسے دُور کر لے، حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبئ اکرم ﷺ کے اس دلنشین اندازِ گفتگو اور اُسلوبِ تعلیم کے بارے میں روایت فرماتے ہیں: «إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلاَثاً حَتَّى تُفْهَمَ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلاَثاً»[3] "نبئ کریم ﷺ جب کوئی گفتگو کرتے تو اسے تین ۳بار دہراتے؛ تاکہ اچھی طرح سمجھ آجائے، اور جب کسی جماعت کے پاس جاتے، تو انہیں تین ۳بار سلام کرتے" ؏

میں نثار تیرے کلام پر، ملی یُوں تو کس کو زباں نہیں؟

وہ سُخن ہے جس میں سُخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیان نہیں![4]

---

(١) "المواهب اللدُنية" المقصد ٣، الفصل ١ في كمال خلقته وجمال ...إلخ، ٢/ ٥.

(۲) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں، صـ۱۰۷۔

(٣) "صحيح البخاري" كتابُ العلم، ر: ٩٥، صـ٢٢.

(۴) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں، صـ۱۰۷۔

صورتِ بشری میں کامل ترین ذاتِ والاصفات

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اللہ ربّ العالمین نے رسولِ اکرم ﷺ کو صورتِ ظاہری میں تو ہمارے جیسا بشر (انسان) بنایا ہے، لیکن رحمتِ عالمیان ﷺ کی حقیقت اَرفع واعلیٰ ہے جسے سمجھنا ہمارے بس کی بات نہیں، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے پے دَر پے لگاتار روزے رکھنے سے منع فرمایا، کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! آپ خود تو پے دَرپے روزے رکھتے ہیں! سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: «أَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ»[1] "تم میں میرے جیسا کون ہے؟ یقیناً میں تو رات گزارتا ہوں اس حال میں، کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے"، لہٰذا جو لوگ مصطفی جانِ رحمت ﷺ کو اپنے جیسا بشر خیال کرتے ہیں، انہیں چاہیے کہ اپنے عقائد ونظریات کی اصلاح کریں، اور حضور نبیٔ کریم ﷺ کے حقیقی مقام ومرتبہ کو پہچاننے کی کوشش کریں! ع

ترا مَسندِ ناز ہے عرشِ بریں، ترا محرمِ راز ہے رُوحِ امیں

تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا، ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم[2]

دعا

اے اللہ! ہمیں رسولِ اکرم ﷺ کی سُنّت وسیرت اور تعلیمات پر عمل کی خوب توفیق عطا فرما، ان کا ادب واحترام کرنے کی سعادت نصیب فرما، حضورِ اکرم

(١) "صحيح البخاري" بَابُ التنكيل لمن أكثر الوصال، ر: ١٩٦٥، صـ٣١٦.

(٢) "حدائق بخشش" حصّہ اوّل، ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نورِ فزا کی قسم، صـ٨١۔

ﷺ کی سیرتِ طیّبہ کی پیروی کرنے کا جذبہ عنایت فرما، دینِ متین کی بے لَوث خدمت کی توفیق عطا فرما، ایک اچھا اور باعمل مسلمان بنا، ہمارے عقائد واعمال کی حفاظت فرما، اور اگر ان میں کوئی کمی کوتاہی ہو تو اسے دُور فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا

کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فَلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.